يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو تحقیق آئی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلی کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات
دافع اوہام و ظلمات مجلی بنجح لامعہ موشی بدلایل نافعہ اعنی

البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ

بیان البدعۃ الاضحی علی کراہۃ الرد من المولود وغیرہ

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف راس الفقہا والمحدثین تاج العلما
الکاملین جناب مولٰنا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ
حسب فرمایش مولوی محمد یحییٰ صاحب تاجر کتب بینات و مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

[illegible] مطبوع شد

التصدیقات لدفع التلبیسات

معروف بہ مہند

اس زمانہ پرفتن میں جہاں اہل اسلام پر اور بہت مصائب و آلام کا ورود ہے منجملہ ان کے یہ مصیبت بھی ہے کہ اہل باطل اپنی دنیا طلبی کے نشہ میں عوام اہل اسلام کو اہل حق سے متنفر کرتے رہتے ہیں اور بے سروپا اعتراضات و بیجا اتہامات اُن پر لگاتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کے زمانے سے ان کے خاندان کے ساتھ جو بغض اہل بدعت کو پیدا ہوا تھا وہ آج تک بڑھتا ہی رہا یہ جماعۃ مقدسہ جو بحمد اللہ جامع شریعت و طریقت اور مصداق کریمہ یحبہم و یحبونہ اور قول نبوی لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خذلہم اور مصداق قول بزرگاں ہے

چوں منم آئینہ اینجا کہ منم ؛ کاندریں عرآ آفتاب روشنم

ہیں ہمیشہ اِن کے ذمہ اتہامات لگاتے رہتے ہیں " کہتے ہیں ، نعوذ باللہ یہ لوگ حق تعالیٰ شانہٗ کو جھوٹا بتلاتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ لوگ زیارہ حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو منع کرتے ہیں۔

اِن خرافات کی خبر مدینہ منورہ تک پہنچی تو وہاں کے ایک عالم محقق نے ان سے سب سوالات قلمبند فرماکر بغرض رفع اشتباہ حضرت مولانا الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد صاحب مدظلہم العالی کی خدمت میں ارسال فرمائے اور جو جواب حضرت مدظلہم نے تحریر فرمائے تھے وہ وہاں کے علمائے کرام سے تصدیق کرا دیئے کہ ایسے عقائد و خیالات ہرگز قابل اعتراض نہیں ہیں میں نے چاہا کہ اس رسالے کی اچھی طرح تشہیر کر دوں تاکہ عوام ان لوگوں کے دھوکے سے بچکر اس جماعۃ حقہ سے بدظن نہ ہوں اگرچہ اِن حضرات کا اِس میں کچھ حرج نہیں ہے مگر صرف غریب عوام کے حال پر ترس کھاکر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے موافق گذارش ہے ؎

اللہ اللہ ہر گز اے قوم نبیل   تا نباشد خورد تاں فرزند پیل

الملتمس

مولوی محمد یحییٰ تاجر کتب دینیہ و مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

فہرست مضامین براہین قاطعہ

ہیں، تو یہ مواقع بہ نسبت اُن تمام ازمنہ اور مقامات مذکورۂ بالا کے کس شمار اور کس حصہ میں داخل ہیں کہ بس ان مواقع میں تشریف لانے
اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابری لازم آگئی اور شرک ہوگیا نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات اب آگے آپ ارشاد فرماتے ہیں **قولہ** اللہ تعالیٰ نے
اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔ **اقول** عقیدہ اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اُسی طرح اور اوسی
حقیقت سے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے دوسرے میں نہیں ہوتی اور خصوصیت کے معنے یہ ہیں کہ یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ اور
روئے زمین کا کل جگہ موجود ہو جانا تو کچھ خاص مخصوص خدا کے ساتھ نہیں تفسیر معالم التنزیل اور رسالہ برزخ جلال الدین سیوطی اور شرح
مواہب علامہ زرقانی میں ہے کہ ملک الموت قابض ہے جمیع ارواح جن وانس وبہائم اور جمیع مخلوقات کا اور اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے
دنیا کو اُسکے آگے مثل چھوٹے خوان کے اور ایک روایت میں آیا ہے مثل طشت کے فیقبض من ہہنا وہہنا یعنی ادہر سے لیلیتا ہے جان کو اور ادہر سے
اب خیال کرو کہ ایک آن میں مشرق سے مغرب تک کسقدر چیونٹی مچھر کیڑے مکوڑے اور چرند پرند درند آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود ہو جاتا ہے

تعالیٰ شانہ کا ہے تو کافر ہو گیا ورنہ نہیں مگر مؤلف کی تحریر سے اُسکا عقیدہ یہی مفہوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ حقتعالیٰ تو عرش ہی پر ہی
تک جانتا ہے اور حاضر ہے اور فخر عالم فقط مجلس مولود میں حاضر ہوئے تو کہاں مساوات اور شرک ہوا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسقدر
علم غیب کو وہ شرک نہیں جانتا حالانکہ جملہ کتب میں فقط مجلس نکاح کے حضور کو ہی شرک لکھدیا ہے اور مؤلف کو اسقدر بھی خبر نہیں
کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں وجہ شبہ کا مساوی ہونا ضروری نہیں نفس وجہ شبہ کافی ہوتی ہے لہذا یہاں نفس علم غیب میں برابری شرک
ہے اور اگر مؤلف کا یہی عقیدہ کہ حق تعالیٰ کی کوئی صفت دوسرے کو اگر کما کیف مساوی ثابت کریگا تو شرک ہوگا ورنہ نہیں تو لازم
ہے کہ مؤلف کے نزدیک مشرکین عرب کہ جن کے مشرک ہونے میں نصوص قطعیہ موجود ہیں ہرگز بھی مشرک نہوں کیونکہ وہ تصرف اور
علم اپنے معبودان باطلہ کا محدود جانتے تھے کہ ہر نواح و دیار کا جدا معبود تھا ایک کے ملک میں دوسرے کا تصرف ہونا عقیدہ نہیں رکھتے تھے
چنانچہ کتب حدیث اسکی گواہ ہیں پس اب مؤلف کے عقائد تو خود خراب تھے ہی تمام دُنیا کو مشرک بنادیگا کیونکہ جب عوام جہال اولیا
کی نسبت ایسا ہی محدود تصرف علم و یقین کرتے ہیں پس مؤلف نے سبکی تائید و تصدیق و توثیق عقیدہ کی کر کے خلق کو ضال بنادیا
خدا تعالیٰ اُسکو ہدایت دیوے کہ کیا فتنہ برپا کرتا ہے باقی اسکی مثال ہی اور حروف بمعنی کا کیا جواب لکھکر زبان قلم ملوث کروں یہ مؤلف نے کسقدر جہل
کی بات لکھی ہے کہ تمام دنیا کے خلاف ہے فقط **قولہ** عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ الخ **اقول** عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ کوئی صفت
صفات حق تعالیٰ کی بندہ میں نہیں ہوتی اور جو کچھ اپنی صفات کا ظل کسیکو عطا فرماتے ہیں اُس سے زیادہ کسی میں ہونا ہرگز ممکن نہیں
سمع و بصر و علم و تصرف حقتعالیٰ کا حقیقی ہے اور مخلوق کا مجازی لیس کمثلہ شی الآیہ پھر جسکو جسقدر کوئی علم و قدرت وغیرہ عطا فرمایا ہے
اُس سے زیادہ وہ ہرگز ذرہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتا شیطان کو جسقدر وسعت دی اور ملک الموت کو اور آفتاب و ماہتاب کو جسم وسیع
بنایا ہے اُس سے زیادہ کی انکو کچھ قدرت نہیں اور زیادہ کوئی اُنسے کام نہیں نکلتا اور نہ اس کثرت و قلت پر فضل کی کمی زیادتی موقوف ہے حضرت
موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے بہت اعلیٰ افضل ہیں مگر علم مکاشفہ انکا حضرت خضر سے بہت کم تھا اور پھر جسقدر حضرت خضر کو
ملا اُس سے زیادہ پر وہ قادر نہ تھے اور حضرت موسیٰ کو باوجود فضیلت کے نملا تو وہ حضرت خضر مفضول کی برابر بھی اُس علم مکاشفہ کو

اور مشکوۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت میت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے
تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ سے اُس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جس کیطرف مجکو توجہ نہو رات دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں
کہ وہ خود بھی اپنے کو اسقدر نہیں پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک
فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اُس کا بیٹا
آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے جسکو اللہ نے بچا لیا بعد
اسکے لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علے نظیر ذلک یعنے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح
ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے انتہے کلامہ اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سمجھئے کوئی آدمی مشرق سے مغرب
تک اگر آبادی دنیا کی اگر سیر کرے جہاں جاویگا چاند کو موجود پاویگا اور سورج کو بھی پاویگا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک
سورج سب جگہ موجود تمہارے قاعدے سے چاہیے کہ وہ کافر ہو جائے کہ اُسنے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر نہ خارج مسلمان ہے

پیدا مگر اسکے پس آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت و شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اسکا حال مشاہدہ اور
نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اسپر کسی افضل کو قیاس کر کے اُس میں بھی مثل یا زائد اُس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام
نہیں اول تو عقاید کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں
مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اُسوقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اسکو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد
عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چاہے تو کب قابل التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن و حدیث سے اُسکے خلاف ثابت ہے پس اُسکا خلاف کسطرح قبول
ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق
روایت کرتے ہیں کہ مجکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر فضیلت ہی
موجب ہی تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام ہیں بسبب افضلیت کے شیطان
سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے
ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالایق بات منہ سے
نکالنا کسقدر دور از علم و عقل ہے الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص
قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب منطق
پڑھکر مؤلف نے یاد کر کے بے تہذیبی عقیدہ کی اختیار کی مگر فہم ہے ماشاء اللہ ہنوز بہت دور ہے خاصہ حق تعالیٰ کے علم کا یہ ہے کہ اُس کا علم
ذاتی حقیقی ہے کہ جسکا لازم احاطہ کل شی کا ہے اور تمام مخلوق کا علم مجازی ظلی کسقدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے پس

پس اسی طرح سمجھو کہ جب سورج سب جگہ موجود ہو کر وہ چوتھے آسمان پر ہے روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہیں اگر وہاں سے اپنی نظر مبارک کل زمین پر یا زمین کے چند مواضع ومقامات پر جلائے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے کیا محال اور کیا بعید ہے علامہ زرقانی نے ابو الطیب کا شعر شرح مواہب لدنیہ کی فصل زیارت قبر شریف میں نقل کیا ہے ؎ کالشمس فی وسط السماء ونورها يغشى البلاد مشارقا ومغاربا ؎ كالبدر من حيث التفت رأيته يهدي الى عينيك نورا ثاقبا یعنی جس طرح سورج آسمان کے بیچ میں ہے اور روشنی اس کی پھیلی ہوئی ہے مشرق سے مغرب تک اور جس طرح چاند جہاں سے تو اسکو دیکھے اسی جگہ سے تیری آنکھوں میں نور بخشے گا انتہی کلامہ پس فرق یہ ہے کہ سورج اور چاند کے دیکھنے کی آنکھ اللہ تعالے نے کھول رکھی ہے اُسکے ذریعہ سے بینا آدمی دیکھکر کہدیتا ہے کہ چاند ہر جگہ موجود ہے اندھا مادر زاد یوں کہیگا کہ چاند کہیں نہیں ہے پس اسی طرح روح نبوی کا دیکھنا موقوف ہے اللہ تعالی کی عنایت پر اگر وہ آنکھ باطنی کھولدے اور پردہ اُٹھادے ہر جگہ انسان جلوہ احمدی دیکھ سکتا ہے امام شعرانی نے میزان میں لکھا ہے۔ قد بلغنا عن ابی الحسن الشاذلی وتلميذه ابی العباس مرسی وغيرهما انهم كانوا يقولون لو احتجبت رؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفة عين ما عددنا انفسنا من جملة المسلمين دیکھیے ابو الحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل جھپکنے کی برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے چھپ جاویں تو ہم اپنے تئیں مسلمان نجانیں انتہی اب دیکھیے یہ اولیاء اللہ ان مفتی صاحبان صافی عقیدت کے نزدیک کس فتوی اور کس حکم میں داخل ہونگے اور رہنا روح انبیاء علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر جو ہمنے بیان کیا یہ تفسیر عزیزی کے بیان علیین میں لکھو لیکن باوجود ہونے علیین میں آپ کی روح کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں کون زیارت کو آیا سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں قبر میں جسم مبارک زندہ ہے۔ زرقانی نے لکھا ہے ان نبينا بالرفيق الاعلى ويدنو في قبره يرد السلام على من يسلم عليه اس مقام کی تحقیق زیادہ اس سے مقام اثبات مولود شریف میں بیان کرینگے اب فکر کرنا چاہیے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خدا کی کہاں ہوئی اور تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیر مذہبی میں حاضر ہونا

اعلے علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونیکی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ چہ جائیکہ وجہ اسکی اوپر ذکر ہوئی اور قیاس سے اسکا اثبات جہل ہے کہ شایبہ علم کا بھی اُسکا مجوز نہیں الغرض یہ تحقیق واہی مؤلف کی محض جہل ہے نہ وہ آپ شاید شرک میں مبتلا نہ ہو مگر ایک عالم کا راہ مار دیا بعد اسکے جو حکایات اولیاء اللہ کی مؤلف نے لکھی ہیں تو اول تو یہ حکایات حجت شرعیہ مثبت حکم کی نہیں خصوصا باب عقائد میں پس ان حکایات کو قبول کر کے نصوص کا رد کرنا کسی جاہل سے بھی متوقع نہیں چہ جائیکہ عالم سے اور بعد تسلیم کے جواب یہ ہے کہ ان اولیاء کو حق تعالی نے کشف کر دیا کہ انکو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گنا اُس سے زیادہ عطا فرمادے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اسکا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اسپر عقیدہ کیا جائے اور مجلس مولود میں خطاب حاضر کیا جائے اس امر کا محض امکان سے تو کام نہیں چلتا بالفعل ہونا چاہیے اور ثبوت ہو جانا نص سے واجب ہے مگر سوء فہم مؤلف کا قابل تماشا ہے کہ کچھ نہیں سمجھتا اور یہ بحث اُس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپکو کوئی ثابت کرکے یہ عقیدہ کرے جیسا جہلا کا یہ عقیدہ ہے اگر یہ جانے کہ حق تعالی اطلاع دیکر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدون ثبوت شرعی کے اُسپر عقیدہ درست بھی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں دعوے کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے تمہارے استدلال کیموافق تو چاہیے یہ سب محدث اور فقہا باعث اعتقاد حضور ہر جائے ملک الموت اور ابلیس کے بانیان محفل مولود شریف کی بہ نسبت زیادہ تر مشرک ٹھیریں معاذ اللہ منہاج بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ اہل حق پر واضح ہو کہ ہمارا یہ دعوی نہیں کہ محفل میں روح مبارک آتی ہے ہاں یہ دعوے ہے کہ اگر کسیکا یہ اعتقاد ہو وہ مشرک نہیں **لمعہ خامسہ نقل کلام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی**۔ **قولہ** ایسی مجلس ناجائز ہے اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب جناب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر ناظر جانکر کرے کفر ہے ایسی محفل میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے اور فاتحہ بھی خلاف سنت ہے اور رسوم بھی کہ یہ سب ہنود کی رسوم ہے البتہ ثواب پہنچانا اموات کو بلا قید روا ہے اسکا مضائقہ نہیں فقط واللہ تعالے اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔
اقول اس عبارت کی رکاکت بیانی وسخاوت معانی دل میں شبہ ڈالتی ہے کہ یہ کلام مولوی رشید احمد کا نہ ہوگا **اول** یہ کہ جواب مطابق سوال چاہیے ۔ سائل پوچھتا ہے کہ یہ امور بحدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم جائز ہیں آپکے جواب میں ایک حدیث بھی نہیں لکھی نفیا و اثباتا **دوسری یہ بات** کہ وہ پوچھتا ہے اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اشعار میں مخاطب حاضر ہوں جائز ہے یا نہیں یوں نہیں پوچھتا کہ

اور بدون حجت ایسی بات کو عقیدہ کرنا موجب معصیت کا ہے اب ظاہر ہو گیا کہ کوئی محدث وفقیہ وصوفی متقی مشرک نہیں مگر جسکا عقیدہ مؤلف کی تحریر کے موافق ہوگا البتہ وہ مشرک ہے اور ان عبارات وروایات سے حجت اپنے دعوے بے سروپا کی لانا محض کوتاہ فہمی مؤلف کی ہے ورنہ اسمیں کوئی دلیل دعوی مؤلف پر نہیں کما لا یخفی۔ **قولہ** اہل حق پر واضح ہو الخ **اقول** اگرچہ دعوی مؤلف کا بالکل غلط اور ان دلائل سے کچھ بھی ثبوت مدعا مؤلف کا نہیں ہوا مگر مؤلف اپنے زعم فاسد میں اس دعوے کو ثابت جانتا ہے پھر اسپر عقیدہ نہ کرنا سخت نادانی بلکہ بیدینی ہے کہ جس امر کو حق جانے اور دلائل سے ثابت پہچانے اور خلق کو اُسپر دعوت اور قرار دیوے پھر آپ کیوں اسکا دعوے نکرے اور عقیدہ نہ ٹھیراوے شاید مؤلف کو بھی ہنوز اس امر میں تردد ہے اور محض نفسانیت سے اپنا لاعلم ولا فہم ہونا ظاہر کر دینا منظور تھا گو خلق گمراہ ہو تو کیا حرج ہے معاذ اللہ **قولہ** لمعہ خامسہ نقل کلام مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی الخ اقول اس عبارت کی رکاکت الخ **اقول** خود مؤلف لمعہ ثانیہ شرح سوال میں لکھ چکا ہے کہ سائل نے حصر کر دیا دین کو حدیث میں یوں پوچھنا چاہیے کہ شرع میں جائز ہے یا نہیں الخ تو ہر گاہ کہ فقط حدیث سے جواب طلب کرنا مؤلف کے نزدیک معیوب ہے تو اب یہاں حدیث سے طالب جواب کو حدیث سے جواب دینے میں طعن کیوں کیا جاتا ہے؟ مؤلف صاحب کسقدر خواب خرگوش میں ہیں کہ سائل پر تو یہ طعن کہ تونے یہ بیجا کام کیوں کیا کہ یہ لکھا ہے کہ جواب حدیث سے لکھو حجت شرعیہ حدیث میں حصر نہیں اور مجیب نے جو اس کی اس قید کو لغو جانکر جواب حجت شرعیہ سے دیا اور حدیث کی قید کا التفات نکیا تو مجیب پر طعن ہے مؤلف کو اپنا مقولہ بھی یاد نہیں رہتا تو کسیکا قول و روایت کیا یاد رہیگی سبحان اللہ سائل یہ کہتا ہے کہ حدیث سے جواب دو یہ نہیں کہتا کہ جواب میں حدیث کی عبارت بھی نقل کریں پس اُسکی خواہش کے موافق جواب سوال کا حدیث سے ہی دیا گیا کہ جواب مجیب کا مستخرج احادیث سے ہی تو ہے جس سے سائل کی تسکین ہو گئی اگر مؤلف کو کچھ تامل و تردد ہے تو اس رسالہ براہین قاطعہ سے اب دریافت ہو جائیگا کہ مجیب کا جواب کیا عمدہ وجہ سے مستخرج احادیث صحاح سے ہے باب نور چہارم میں واضح ہو جاتا ہے فقط **قولہ دوسری یہ بات** کہ وہ پوچھتا ہے الخ **اقول** پہلے گذر چکا کہ خطاب گاہ بوجہ حاضر جاننے کے ہوتا ہے گاہ بغیر اسکے اور خطاب کا موضوع کہ حاضری ہے تو مجازا